سچا کون؟

قرآن و حدیث کی روشنی میں

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

معاونین

حافظ محمد قمر الزمان

حافظ محمد ضیاء الزمان

بزم عشاق

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمرؓ نیو پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد 0300 6661755

نحمده ونصلی و نسلم علی حبیبه الکریم

اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاایھاالذین آمنوا تقوالله و کونوا مع الصادقین

صدق اللہ العلی العظیم

ان اللہ وملائکته یصلون علی النبی

یاایھاالذین امنو صلوا علیه وسلموا تسلیما

محبت سے درودوسلام

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ

وعلی الك واصحابك یا حبیب اللہ

سامعین محترم! آج ہمارا موضوع ہے ''سچا کون؟''۔ اللہ قادروکریم کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ اس ذات وحدہ لاشریک نے ہمیں اشرف المخلوقات میں پیدا کرکے ولقد کرمنا بنی آدم کا تاج ہمارے سروں پر سجایا پھر اللہ کریم نے کم وپیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں رسولوں (علی نبینا وعلیہم السلام) میں سے سب سے افضل سب سے اکرم سب سے اشرف سب سے اعلیٰ سب سے اولیٰ سب سے اشہر یعنی اپنے حبیب لبیب ﷺ کا امتی بنایا پھر کرم پر کرم اور انعام پر انعام یہ کہ ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقائد سے آراستہ پیراستہ کیا اور یہ وہ انعام ہے کہ اس کے مقابلہ میں باقی دنیا بھر کے انعامات ہیچ ہیں۔ سارے ولیوں' غوثوں' قطبوں کے ذکر وفکر سحر خیزیاں کشف وکرامات آہ وفغاں اور سارے علماء کرام محدثین عظام کے علوم تصنیفات تحریرات و تقریرات ایک پلڑے میں رکھے جائیں اور عقائد اہلسنت و جماعت دوسرے پلڑے میں رکھے جائیں تو عقائد ہی وزنی ہوں گے (یہ بات دل ودماغ پر لکھ لیں)۔

سامعین محترم! دین کے دو جزو ہیں۔

۱۔ عقائد ۲۔ اعمال

اعمال یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ کے طور طریقہ میں اختلاف بڑی بات نہیں بلکہ جان دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اختلاف امتی رحمة یعنی میری امت کا آپس میں اختلاف

رحمت ہے (اوکما قال)۔ لیکن عقائد وایمانیات میں اختلاف سراسر تباہی اور آخرت کی بربادی ہے۔ عقائد درست ہوئے تو بخشش کی قوی امید ہے اور اگر عقائد درست نہ ہوئے تو اعمال خواہ کتنے ہی اونچے کیوں نہ ہوں بخشش ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتی۔ حدیث پاک سنئے اور ایمان مظبوط کیجئے۔

☆ حضرت سیدنا ابن عائذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جنازہ حاضر ہوا اور جان رحمت ﷺ جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لائے جب جنازہ پڑھانے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ (ﷺ) اس کا جنازہ نہ پڑھائیں کیونکہ یہ شخص بدکار ہے۔ یہ سن کر رحمت دوجہاں ﷺ نے پیچھے کو مڑ کر دیکھا اور نمازیوں سے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے اس شخص (میت) کو اسلام کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ (ﷺ) میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس نے ایک دن فی سبیل اللہ پہرہ دیا تھا۔ یہ سن کر رحمت کائنات ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھا دیا اور پھر اس کو قبر میں اتارا اور جب اس پر مٹی ڈالی تو فرمایا ۔اے میرے عزیز! تیرے ساتھی گمان کرتے ہیں کہ تو دوزخی ہے لیکن میں اللہ تعالیٰ کا رسول (ﷺ) گواہی دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے۔ پھر فرمایا۔ اے عمر! تجھ سے لوگوں کے اعمال کے متعلق سوال نہیں ہوگا بلکہ فطرت (عقائد) کے متعلق پوچھا جائے گا (مشکوٰۃ شریف)۔

سامعین محترم! اس حدیث پاک سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ نجات کا دارومدار عقیدہ پر ہے۔ عقیدہ درست ہوا تو بخشش کی بہت بڑی امید ہے۔ ورنہ خرابی ہی خرابی ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے اسی حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے فرمایا۔ اعتبار فطرت اور عقیدے کا ہے۔ الحمدللہ رب العالمین چونکہ اس مرنے والے کا عقیدہ درست تھا اس لئے باوجود اس کے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اس کے فسق وفجور کی گواہی دے رہے ہیں۔ اس مرنے والے کو دربار نبوت سے بخشش اور نجات کی ڈگری مل گئی اور اس کے برعکس جس کا عقیدہ درست نہ ہو وہ کتنے ہی اونچے اور اچھے عمل کرے وہ دوزخی ہے ایسے کی بخشش نہیں ہوسکتی۔

☆ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حنین کی جنگ میں محبوب کبریاء ﷺ نے ایک مسلمان کو دیکھ کر فرمایا یہ دوزخی ہے اور جنگ شروع ہوئی تو اس شخص نے خوب جوہر دکھائے۔ مسلمانوں کی طرف سے کافروں کے ساتھ خوب لڑا۔ حتیٰ کہ اسے کافی زخم آئے۔ اسلامی لشکر والوں میں سے ایک نے دربار نبوت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ

جس شخص کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ دوزخی ہے وہ تو اسلام کی خاطر خوب لڑ رہا ہے۔ کیا ایسا شخص بھی دوزخ جائے گا؟ یہ سن کر مالک کائنات ﷺ نے فرمایا۔ ہاں بیشک وہ دوزخی ہے۔ یہ سن کر قریب تھا کہ بعض لوگ شک میں مبتلا ہو جاتے کیونکہ اگر ایسا جاں نثار بھی دوزخ جائے گا تو جنت کون جائے گا؟ لیکن ہوا یوں کہ جب جنگ ختم ہوئی وہ شخص خودکشی کر کے حرام کی موت مر گیا۔ یہ دیکھ کر لوگ مالک کائنات ﷺ کی طرف دوڑے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی بات کو سچ کر دیکھا ہے کہ وہ شخص حرام کی موت مر کر دوزخی ہوا۔ یہ سن کر اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا۔ اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ **یا بلال قم فاذن لا یدخل الجنة الا مؤمن وان الله لیوید هذالدین بالرجل الفاجر** (صحیح بخاری، مشکوٰۃ ص ۵۳۴)۔ یعنی اے بلال اٹھ اور اعلان کر کہ جنت میں وہی جائے گا جو مومن ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید وحمایت کسی فاجر شخص سے بھی کرا لیتا ہے (جیسے کہ اس دوزخی سے دین کی حمایت کرائی)۔ اس حدیث پاک کی شرح میں علامہ خطیب بغدادی نے فرمایا۔ **وکان من المنافقین** یعنی وہ شخص جس نے اسلام کی خاطر خوب جنگ کی وہ منافق تھا (اس کا عقیدہ درست نہیں تھا)۔

اس حدیث پاک سے بھی ثابت ہوا کہ جس کا عقیدہ درست نہ ہو اس کی بخشش نہیں ہو سکتی۔ قابل غور بات ہے کہ اعمال صالحہ یعنی نماز رزوہ وغیرہ میں سے فی سبیل اللہ جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان مال قربان کرنا یہ سب اونچی نیکی ہے لیکن جس کا عقیدہ درست نہیں جس کے دل میں انفاق ہے ایسا شخص جنت نہیں جا سکتا۔ اس کی تائید میں دو اور حدیثیں بھی سن لیں کہ قیامت کے دن صحیح العقیدہ مومن کا حساب کس طرح ہوگا اور بدعقیدہ منافق کا حساب کس طرح ہوگا۔

☆ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حاکم کائنات ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (صحیح العقیدہ) مومن کو اپنے قریب کرے گا اور اس پر اپنی رحمت کا دامن رکھے گا اور اس کو لوگوں سے چھپائے گا اور فرمائے گا۔ اے بندے! تو نے فلاں وقت فلاں گناہ کیا تھا فلاں وقت فلاں گناہ کیا تھا۔ تو وہ بندہ اقرار کرتا جائے گا۔ ہاں یا اللہ مجھ سے یہ گناہ بھی ہوا یہ بھی ہوا حتیٰ کہ وہ مومن گمان کرے گا اب میں بچ نہیں سکتا کہ اچانک اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے بندے! میں نے تیرے گناہوں کو دنیا میں چھپائے رکھا اب میں نے ان گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔ پھر اس کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا (جس کی وجہ سے وہ جنت میں

داخل کر دیا جائے گا)۔لیکن کافروں اور منافقوں کے متعلق برملا فرمایا جائے گا۔اے لوگو! سن لو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا تھا لہذا ایسے ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا محبوب کریم ﷺ نے اللہ تعالی منافق کو فرمائے گا۔اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت نہ دی تھی؟ کیا میں نے تجھے سرداری نہ دی تھی؟ کیا میں نے تجھے تیری بیوی نہ دی تھی؟ کیا میں نے تجھے سواریاں نہ دی تھیں؟ تو وہ منافق کہے گا۔ یا اللہ میں تجھ پر ایمان لایا میں نے نمازیں پڑھیں' میں نے روزے رکھے' میں صدقہ وخیرات کرتا رہا' میں نے یہ کیا' وہ کیا۔اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا' ٹھہر جا ہم تجھ پر گواہ پیش کرتے ہیں۔وہ سوچے گا وہ کون ہیں' گواہ جو میرے خلاف گواہی دیں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔اے فرشتو اس کے منہ پر مہر لگا دو پھر حکم ہوگا اس کی ران کو گواہی دے۔ اس کا گوشت پوست اور ہڈیاں بھی اس کے خلاف گواہی دیں تا کہ اس کا کوئی عذر باقی نہ رہے اور وہ شخص (بدعقیدہ) منافق ہوگا اور اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا (مسلم' مشکوۃ شریف صفحہ ۴۸۵)۔

سامعین محترم! ان دونوں احادیث مبارکہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ دارومدار عقیدہ اور ایمان پر ہے' عقیدہ درست ہوا تو ساری بگڑی بن جائے گی اور اگر عقیدہ درست نہ ہوا تو بخشش نہیں ہوسکتی۔حدیث پاک میں ہے۔حاکم کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جنگ میں قتل ہونے والے لوگ تین قسم کے ہیں۔ایک وہ مومن جو اپنے مال وجان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔وہ جب جنگ میں شہید ہو جاتا ہے تو وہ ایسا صابر شہید ہے جو عرش الٰہی کے نیچے عالی شان محل میں ہوگا۔اس کے درمیان اور نبیوں کے درمیان صرف نبوت کا فرق ہے۔دوسرا وہ مسلمان جس کے اعمال غلط ملط ہوتے ہیں (کچھ اچھے کچھ برے) جب وہ جہاد کرتے شہید ہو جاتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ان السیف محا للخطایا کہ تلوار گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ایسا شخص جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں جا سکتا ہے۔تیسرا وہ منافق ہے جو اپنے جان ومال کے ساتھ جنگ کرتا ہے وہ جب جنگ میں مارا جائے تو وہ دوزخ میں جائے گا۔دوزخ میں اس لئے جائے گا کہ تلوار نفاق کو نہیں مٹا سکتی۔

سامعین محترم! اے میرے عزیز! اس حدیث پاک پر غور کریں پھر غور کریں کہ جس کا عقیدہ درست ہے وہ کتنا ہی گناہگار ہو تلوار لگتے ہی سارے گناہ معاف ہو گئے اور وہ جنتی ہو گیا لیکن جس

کے دل میں نفاق ہو وہ اگر دوران جنگ لڑتا لڑتا مارا بھی جائے وہ جنت میں نہیں جاسکتا۔اس لئے بعض بزرگان دین نے فرمایا۔اول الامر الاعتقاد یعنی سب سے اول اور اہم چیز عقیدہ ہے لہذا اگر عقیدہ درست نہ ہوا تو بخشش نہیں ہوسکتی۔سوال پیدا ہوتا ہے کہ منافق کون ہوتا ہے اور نفاق کیا چیز ہے؟ دلائل سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔کیونکہ بعض لوگ منافق کی نشانیوں کو ہی انفاق کہہ دیتے ہیں جن نشانیوں کا حدیث پاک میں ذکر ہے کہ منافق جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب جھگڑا کرتا ہے تو گالی گلوچ کرتا ہے۔وغیر ذالک۔

سامعین محترم! نفاق ایک قلبی (دل کی) بیماری ہے۔جس کا قرآن مجید میں یوں ذکر آیا ہے۔فی قلوبھم مرض فذادھم اللہ مرضا یعنی منافقوں کے دلوں میں بیماری ہے اللہ تعالیٰ ان کی اس بیماری کو اور بڑھاتا ہے۔وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کی عظمت وشان کو بڑھاتا رہتا ہے اور منافقوں کی بوجہ حسد وبغض بیماری بڑھتی رہتی ہے۔چنانچہ تفسیر روح البیان میں ہے۔منافق لوگ جب محبوب کریم ﷺ کے دین کا ثبات اور محبوب کریم ﷺ کی رفعت شان کو دن بہ دن بڑھتا دیکھتے ہیں تو ان کی غم کی بیماری بھی اتنی ہی بڑھتی رہتی ہے جتنا راحت جاں ﷺ کا مرتبہ اور مقام بڑھتا رہتا ہے اور منافقوں کے نفوس بوجہ کفر اور بدعقیدگی کے اور بسبب محبوب کبریاء ﷺ کی دشمنی کے مؤوف ہو چکے ہیں۔نیز میاں عبدالرشید صاحب نے فرمایا۔منافق وہ ہیں جو اسلام کے دعویدار تو ہیں مگر ان کے دل حضور اکرم ﷺ کی محبت سے خالی ہیں۔

☆ الصارم المسلول میں ہے۔ایمان اور نفاق کا تعلق دل سے ہے۔اس سے ثابت ہوا کہ نفاق صرف نشانیوں کا نام نہیں بلکہ یہ ایک قلبی چیز اور روحانی بیماری ہے اور یہ ایسی بیماری ہے جس کی وجہ سے انسان کافروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔قرآن مجید میں ہے۔ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔بے شک منافق لوگ دوزخ میں کافروں سے بھی نیچے ہوں گے۔مزید لکھا ہے کہ منافق لوگ کافروں سے بھی بدتر ہیں۔نفاق وہ بیماری ہے جس کی وجہ سے دل میں رحمت کائنات ﷺ کی عظمت اور محبت نہیں رہتی بلکہ محبت کی جگہ بغض پیدا ہو جاتا ہے۔جیسے کہ پیچھے مذکور ہوا۔جس کی وجہ سے منافق محبوب کبریاء ﷺ کی شان رفیع کو گھٹانے میں لگا رہتا ہے کیونکہ نفاق کی خصلت ہی ایسی ہے۔نفاق اعتراض پیدا کرتا ہی رہتا ہے۔جیسے کہ مولانا سید غلام جیلانی شاہ صاحب نے ایک واقعہ بیان فرمایا۔

☆ مولانا سید غلام جیلانی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے استاد گرامی قدر مولانا سید احمد

سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سید دو عالم ﷺ کی زیارت کرائی تھی۔ وہ یوں کہ میں راولپنڈی کے ایک دینی مدرسہ میں پڑھتا تھا۔ وہاں کا استاد بہت گستاخ تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی شان میں ایسی باتیں کہہ جاتا تھا جن باتوں کو لکھتے ہوئے قلم لرز جاتا ہے۔ مولانا سید غلام جیلانی شاہ صاحب نے فرمایا۔ میں نے یہ سارا واقعہ گولڑہ شریف میں حاضر ہو کر حضرت بابو جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا اگر ایمان بچانا ہے تو اس مدرسہ کو چھوڑ دو۔ میں نے پوچھا کہ پھر میں کدھر جاؤں تو بابو جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ آپ ملتان شریف میں علامہ کاظمی شاہ صاحب کے مدرسہ میں چلے جائیں اور وہیں جا کر پڑھیں چنانچہ میں جب ملتان شریف حاضر ہوا تو حضرت علامہ کاظمی شاہ صاحب نے حالات پوچھ کر فرمایا۔ اچھا ہوا کہ ایمان بچا کر نکل آئے۔ مولانا غلام جیلانی شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ میں نے پوچھا وہاں کونسی بات تھی کہ میرا ایمان ضائع ہو جاتا۔ حضرت کاظمی شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہم لوگ حضور ﷺ کے کمالات بیان کرتے ہیں اور وہ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ سرکار نبی کریم ﷺ میں نقص اور عیب ڈھونڈ نکالیں (العیاذ باللہ)۔ بتاؤ تمہیں حضور نبی کریم ﷺ کے کمالات پسند ہیں یا آپ ﷺ پر عیب و افترا پسند ہے۔ میں نے کہا مجھے تو کمالات پسند ہیں۔ اس پر غزالی زماں نے فرمایا۔ آج رات تم سو گے تو انشاء اللہ تمہیں سید الانبیاء ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ سرکار خود کرم فرمائیں گے تو خود حضور ﷺ سے پوچھ لینا کہ کہاں پڑھنا بہتر ہے۔ سید غلام جیلانی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں جب سویا تو اسی رات حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سرکار ﷺ نے جو پہلے بات فرمائی وہ یہ تھی۔ اچھا ہوا تم اس مدرسہ میں آ گئے۔ تمہارا ایمان بچ گیا۔ یہ سن کر میں نے خواب ہی میں عرض کیا۔ حضور وہاں (پہلے مدرسہ میں) کونسی خرابی تھی۔ جس سے میرا ایمان ضائع ہو جاتا۔ اس پر سرکار ﷺ نے فرمایا وہ لوگ مجھ میں عیب ڈھونڈتے اور نقص تلاش کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور (حضرت غزالی زماں) کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جبکہ یہ لوگ میرے کمالات تلاش کرتے اور بیان کرتے رہتے ہیں۔ بتاؤ تمہیں میرے کمالات سننا پسند ہیں یا عیب سننا۔ میں نے عرض کیا حضور (ﷺ) مجھے آپ ﷺ کے کمالات پسند ہیں۔

سید غلام جیلانی شاہ صاحب نے فرمایا۔ جب میں غزالی زماں (علامہ کاظمی شاہ صاحب) کے پاس سبق پڑھنے کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ رات والے خواب کا حال سناؤ۔ میں

نے سارا خواب بیان کیا تو بہت خوش ہوئے اور مجھے سرکار ﷺ کی زیارت پر مبارکباد دی اور فرمایا میں نے بھی تو یہی بتایا تھا (ماہنامہ السعید ملتان ماہ شوال ۱۴ھ فروری ۱۹۹۸)۔

اسی بیماری کی وجہ سے منافقین جب احادیث مبارکہ میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی شان وعظمت دیکھتے ہیں تو اگر مگر کے چکر چلا کر ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ چنانچہ نور بصیرت والوں نے فرمایا جو نبی علیہ السلام کا کلمہ نہ پڑھے وہ کافر ہے اور جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کو نہ مانے وہ منافق ہے۔ نفاق ایک ایسی بیماری ہے جو انکار واعتراض پیدا کرتی ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے کہ اس کے برعکس ایمان وہ ہے جو کہ انکار اور اعتراض کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ مزید یہ کہ **الایمان یقطع الانکار والاعتراض ظاھر او باطنا** کیونکہ ایمان ہے اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب یعنی زبان کے ساتھ اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا اور تصدیق کہتے ہیں گرویدگی کو (مقدمہ فتاویٰ عالمگیری)

☆ الصارم المسلول میں ہے کہ تصدیق نام ہے حبیب خدا ﷺ کی تعظیم اور توقیر کا اور جب مومن کے دل میں رحمت کائنات سید العالمین ﷺ کی تعظیم وتوقیر بیٹھ جائے گی تو سارے اعتراضات وغیرہ خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ جیسے کہ ابو جہل نے معراج کا واقعہ سنا اور بھاگا بھاگا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور واقعہ معراج بیان کر کے پوچھا۔ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! اب آپ کا کیا خیال ہے؟ تو فرمایا۔ میں اس کو اول تا آخر مانتا ہوں کیونکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سارے صدیقوں کے سردار ہیں تو دل میں کیسے کوئی اعتراض یا انکار رہ سکتا تھا۔

سامعین محترم! بہرحال مومن کے دل میں جب جان کائنات ﷺ کی تعظیم وتوقیر بیٹھ جاتی ہے تو وہ ہر شان وعظمت والی بات کو دل سے مان لیتا ہے بلکہ جتنی عظمت ورفعت کی باتیں دیکھتا سنتا ہے اس کا دل باغ باغ ہوتا جاتا ہے۔ سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم نے دیکھنا ہو کہ مومن کون ہے اور بدعقیدہ کون ہے تو کسی مجمع میں سید دو عالم رحمت کائنات ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ سے شان بیان کرو اور پھر لوگوں کے چہروں کی طرف دیکھو۔ جس کا چہرہ کھل گیا ہے وہ ہشاش وبشاش ہو رہا ہے وہ پکا مومن ہے اور جس کے چہرے پر ناخوشی کے آثار ہوں وہ کبیدہ خاطر ہو رہا ہو وہ بدعقیدہ اور منافق ہے۔

سوال:۔ یہ بات تسلیم کرتے ہوئے کہ نجات کا دارومدار عقیدے پر ہے لیکن ہر گروہ ہر جماعت والے یہی دعوے کرتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں۔ ہمارا عقیدہ صحیح اور سچا ہے تو کیوں نہ کہا

جائے کہ سارے کلمہ گوحق پر ہیں اور سب بخشش کے حقدار ہیں

جواب:۔ یہ کہنا کہ سارے گروہ اور ساری مذہبی جماعتیں حق پر ہیں اور سب کی بخشش ہو جائے گی یہ سراسر غلط اور قرآن وحدیث کو جھٹلانے کے مترادف ہے کیونکہ قرآن مجید میں کلمہ گو نمازیوں، روزہ داروں کے متعلق فرمایا ہے۔ **ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار** بیشک منافق لوگ دوزخ میں سب سے نیچے درجے میں ہوں گے۔ نیز قرآن مجید میں ہے۔ **وعدالله المنافقين والمنافقات والكفار نار جهنم** یعنی اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں سے دوزخ کا وعدہ کر رکھا ہے۔ نیز قرآن مجید میں ہے۔ **ویعذب الله المنافقين والمنافقات والمشركين والمشركات.**

☆ قطب زمان خواجہ یعقوب چرخی قدس سرہ نے فرمایا۔ واضح ہو کہ خواجہ خضر اور خواجہ الیاس کے نزدیک سب کے سب اولیائے کرام خوہ وہ حاضر ہوں، غائب ہوں وہ سب مسلک اہل سنت و جماعت پر ہیں (رسالہ ابدالیہ)۔ مندرجہ بالا ارشادات مبارکہ پیش کئے ہیں۔ مسلمان بھائیوں کی خدمت میں خیر خواہی کے طور پر اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مندرجہ بالا ارشادات عالیہ کوغور سے پڑھیں اور ان پر عمل پیرا ہو کر سیدھے جنت پہنچ جائیں۔

سوال:۔ بہت ساری مذہبی جماعتیں دعوے کرتی ہیں کہ اہلسنت و جماعت ہم ہیں۔ لہذا بتایا جائے کہ ہمارے پاس کونسا معیار ہے جس سے دیکھ سکیں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے؟

جواب:۔ اگر بوتل میں شراب یا پیشاب بھرا ہوا اور اس پر خوشنما لیبل لگا دیا جائے۔ شربت روح افزا کا تو صرف لیبل لگانے سے اندر کی چیز شربت روح افزا نہیں بن سکتی بلکہ معیار صداقت خوشبودار پاکیزگی ہے۔ یونہی اگر دل میں محبوب کبریاء ﷺ کا بغض اور بے ادبی بھری ہوا اور اس پر اہلسنت و جماعت کا خوش نما لیبل لگا دیا جائے تو صرف لیبل لگانے اور دعوے کرنے سے اہلسنت و جماعت نہیں بن سکتا بلکہ خالص اور صحیح اہلسنت و جماعت وہ ہے جس کے قلم اور زبان سے رحمت کائنات ﷺ کی عظمت اور محبت کی خوشبو آئے۔

جن لوگوں کے دلوں میں جان رحمت ﷺ کا بغض بھرا ہوا تھا وہ حاضر ہو کر قسمیں کھا کھا کر دعوے کرتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ **اذا جاءک المنافقون قالوا نشهد انک لرسول الله** اے میرے حبیب! جب تیرے دربار میں منافق حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک بالتحقیق آپ (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **والله يعلم انک لرسوله** کیا اللہ تعالیٰ نہیں جانتا کہ

آپ (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ بیشک وہ جانتا ہے کہ آپ (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں لیکن واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون (سورۃ منافقون)۔ہاں اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ منافق لوگ جھوٹے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ صرف دعوے کرنے سے لیبل لگانے سے کچھ نہیں بنتا۔اس کے برعکس جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں محبت وعظمت تھی' ادب واحترام تھا۔انہوں نے کبھی قسمیں نہیں کھائی تھیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں بلکہ ان کے دلوں میں محبت وعظمت کی خوشبو ہی معیار صداقت تھا۔ یوں ہی جو لوگ دعوے تو کریں اہلسنت و جماعت ہونے کا لیکن ترجمانی کریں خارجیوں کے نظریات کی اور بتوں کافروں والی آیات مبارکہ نبیوں ولیوں پر چسپاں کریں اور کہیں نبی ولی کچھ نہیں کرسکتے نیز کہیں رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا' اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں' نیز یہ کہ ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی وہ اللہ کی شان کے آگے چمار بھی ذلیل ہے۔ایسے لوگ اہلسنت وجماعت کیسے ہوسکتے ہیں بلکہ ایسے لوگ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں ساری خدائی سے بدتر ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے۔وکان ابن عمر یراھم شرار خلق اللہ یعنی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کو ساری خدائی سے بدتر جانتے تھے اور فرماتے یہ لوگ اس لئے ساری مخلوق سے بدتر ہیں کہ الھم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المؤمنین یعنی یہ لوگ کافروں والی آیات مبارکہ کو مؤمنین (نبیوں ولیوں) پر چسپاں کرتے ہیں (صحیح بخاری باب قتل الخوارج)۔

اس ارشاد مبارک کے بعد ہر وہ مسلمان جس کے دل میں شمہ برابر بھی رحمت کائنات ﷺ کی محبت ہوگی وہ آسانی سے جان لے گا کہ ایسے لوگ ہرگز ہرگز اہلسنت وجماعت نہیں ہوسکتے خواہ اپنے پر ہزار لیبل اہلسنت کا لگائیں۔

سامعین محترم! خارجی نظریہ توحید والے من دون اللہ اور اولیاء اللہ میں فرق نہیں کرتے۔ اسی لئے وہ بتوں اور کافروں کے بارے میں نازل شدہ آیات مبارکہ کو اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور ولیوں پر چسپاں کرتے ہیں اور تاثر دیتے ہیں کہ جیسے بت نکمے ناکارے کچھ نہیں کرسکتے نفع نقصان نہیں دے سکتے۔اسی طرح نبی ولی بھی کچھ نہیں کرسکتے اور جیسے بتوں کو کوئی اختیار نہیں۔ یونہی نبیوں ولیوں کو کوئی اختیار نہیں۔ چنانچہ صراحۃً لکھا اور شائع کیا جارہا ہے کہ رسول (ﷺ) کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا اور یہ کہ جس کا نام محمد (ﷺ) یا علی (رضی اللہ عنہ) ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

جیسے خارجی نظریہ توحید میں بتوں کے لئے تصرف یا اختیار ماننے والا مشرک ہے، جہنمی ہے۔ یونہی نبیوں ولیوں کے لئے تصرف یا اختیار ماننے والا بھی مشرک اور جہنمی ہے۔ خواہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہی مانے (تقویت الایمان)۔ یہ لوگ دیدہ دانستہ یعنی یہ جانتے ہوئے کہ بت نکمے ناکارے اور چیز ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دوست (انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم) اور چیز ہیں جان بوجھ کر فرق ظاہر نہیں کرتے حالانکہ قرآن پاک نے بالکل فرق ظاہر کر دیا ہے۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور یہ لوگ اس لئے فرق ظاہر نہیں کرتے کہ اگر وہ حق کو حق اور باطل کو باطل ظاہر کر دیں تو کوئی بھی ان کی پارٹی میں شامل نہ ہو۔ لہذا یہ لوگ صرف اور صرف اپنے باطل مذہب کو پھیلانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ کاش یہ لوگ فرق مراتب کریں اور خلق خدا کو گمراہی میں نہ دھکیلیں۔

چونکہ خارجی نظریہ توحید والے فرق مراتب نہ کرتے ہوئے بتوں اور کافروں کے حق میں نازل شدہ آیات قرآنیہ کو نبیوں اور ولیوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کو بدترین مخلوق شمار کرتے تھے۔

سامعین محترم! یہ ارشاد گرامی اس دور کے کسی فرقہ باز ملاں مولوی کا نہیں بلکہ ایک جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ کا ہے جو کہ مجتہد صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ پھر یہ کسی وعظ کی کتاب یا کسی غیر معتبر رسالے سے نہیں لیا گیا نہ ہی کسی پیشہ ور واعظ اور ملاں سے لیا گیا ہے بلکہ یہ حدیث پاک کی اس کتاب میں ہے جو کہ حدیث پاک کی طبقہ اولیٰ کی کتاب ہے اور جس کا مرتبہ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کے بعد سب سے اونچا یعنی صحیح بخاری ہے۔ اللہ تعالیٰ مان لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس ارشاد مبارک سے دو فائدے حاصل ہوئے ہیں۔ ایک یہ کہ جو شخص قرآن کریم کی آیتیں پڑھ پڑھ کر کہے کہ نبی ولی کچھ نہیں کر سکتے، نہ کسی کو نفع دے سکتے ہیں، نہ نقصان اور یہ کہ نبی ولی کے اختیار میں کچھ نہیں۔ ایسا شخص اللہ والوں کی جماعت سے ہرگز نہیں بلکہ وہ بدترین اور شرپسند انسان ہے۔ دوسرا فائدہ یہ حاصل ہوا کہ ایسا شخص خواہ کتنا بڑا عالم فاضل ہو جائے ان گنت کتابوں کا مصنف بن جائے۔ وہ جگہ جگہ تبلیغ کرتا پھرے وہ اللہ والوں کی جماعت کے کسی ادنیٰ فرد کے برابر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔ شرار خلق اللہ کہ ساری مخلوق سے بدتر ہیں۔

الحمد للله رب العالمين سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک لائن دے دی ہے۔ ہدایت کا راستہ بتا دیا ہے اور ایسا واضح راستہ بتایا کہ اس کی روشنی میں ایک معمولی پڑھا

لکھا انسان بھی حق و باطل میں امتیاز کر سکتا ہے کہ کون اللہ والوں کی جماعت میں شامل ہے اور کون دوسری پارٹی کا فرد ہے۔

سامعین محترم! الدین النصیحۃ کے جذبہ کے ماتحت مسلمان بھائیوں سے مؤدبانہ اپیل ہے کہ وہ خارجی نظریہ توحید کو چھوڑ کر اللہ والوں کی جماعت میں شامل ہو جائیں تو یہ فرقہ بندی' گروہ بندی خود بخود ختم ہو جائی گی ورنہ ناممکن ہے۔

سوال:۔ اگر کوئی سوال کرے کہ آپ نے خواہ مخواہ دو جماعتیں بنا دی ہیں۔ حالانکہ جتنے کلمہ گو ہیں وہ سب ایک ہی جماعت ہیں۔ سب موحد ہیں۔ تو اس کے جواب میں عرض ہے کہ فقیر نے دو جماعتیں نہیں بنائیں بلکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے کلمہ گو نمازیوں کی قرآن مجید میں دو جماعتیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک وہ جماعت جو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کرتی ہے' ادب و احترام کرتی ہے' اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں اور بدخواہوں سے کسی قسم کی دوستی نہیں کرتی۔ اس جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جمات فرمایا ہے۔ اولـئـک حـزب الـلـه ۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہیں اور یہی کامیاب و کامران ہیں۔ دوسری جماعت بے ادبوں کی جماعت ہے جو اللہ رسول ﷺ کے مقابلے میں غیروں سے دوستی گانٹھتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کو شیطان کی جماعت قرار دیا۔

اولـئـک حـزب الشـیـطـان یہ لوگ شیطان کی پارٹی ہیں۔ اب ذرا قرآن پاک سے دونوں جماعتوں کے متعلق جو بیان ہوا اس کو بھی پڑھ لیجئے۔ اے محبوب (ﷺ) جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر صحیح ایمان ہے۔ ان میں سے آپ ﷺ کوئی ایسی قوم نہ پائیں گے جو اللہ جل جلالہ و رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ محبت و دوستی کریں۔ اگر چہ وہ اللہ و رسول (ﷺ) کے ساتھ دشمنی کرنے والے ان کے ماں باپ ہوں یا بیٹے بیٹیاں ہوں خواہ بھائی اور قبیلہ کنبہ والے ہوں یہ لوگ جو اللہ و رسول (ﷺ) کے بدخواہوں سے کسی قسم کی دوستی نہیں کرتے ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش کر دیا ہے اور ان کی روح الامین کے ساتھ مدد فرماتا ہے اور ان کو ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ان بہشتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ان سے اللہ تعالیٰ راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہیں۔ کان کھول کر سن لو کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی فلاح پائے گی (سورۃ مجادلہ پارہ ۲۸)۔

دوسری جماعت جو کہ شیطان کی پارٹی ہے ان کے متعلق فرمایا۔ استـحـوذ عـلـیـهـم

الشیطان فانساھم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطان الان حزب الشیطان ھم الخاسرون یعنی یہ جواللہ ورسول (ﷺ) کے مقابلے میں غیروں سے دوستی اور تعلقات بناتے ہیں ان پر شیطان نے تسلط جمالیا ہے اوران کواللہ تعالیٰ کا ذکر بھلا دیا ہے۔کان کھول کرسن لوکہ یہ شیطان کی جماعت ہے اور بے شک شیطان کی جماعت ہی خسارے میں ہے (سورۃ مجادلہ)۔

ان آیات مبارکہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ کلمہ گومسلمان کہلانے والے سب ایک نہیں ہیں بلکہ کچھ اللہ تعالیٰ کی جماعت میں شامل ہیں اور کچھ شیطان کی پارٹی میں شامل ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پارٹی میں شامل رکھے (آمین)۔

سامعین محترم! محبوب کریم ﷺ سے مروی ہے کہ میرے بعد میری امت کے تہتر ۷۳ گروہ ہو جائیں گے وہ ایک کے سوا سب کے سب دوزخی ہوں گے اور وہ ایک گروہ اہلسنت و جماعت ہے۔

☆ حضور غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی قدس سرہ نے تہتر ۷۳ گروہوں والی حدیث پاک لکھ کراس پر بحث کرتے ہوئے فرمایا۔ بیشک ان تہتر گروہوں میں سے جنتی گروہ صرف اہلسنت و جماعت ہے نیز اس کی تائید میں ایمان والوں کو آپ تاکید بھی فرماتے ہیں کہ اسی گروہ اہلسنت و جماعت سے وابستہ رہیں۔ ایمان والے پر لازم ہے کہ وہ اہل سنت و جماعت کی پیروی کرے۔

☆ حضرت ملا علی قاری اسی حدیث پاک کو بیان کر کے فرماتے ہیں۔اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ جنتی گروہ صرف اہل سنت و جماعت ہے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۲۴۸)۔

☆ حضرت علامہ طحطاوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔اے ایمان والو! تم پر لازم ہے کہ تم جنتی گروہ جس کا نام اہل سنت و جماعت ہے کے ساتھ وابستہ رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد وحفاظت اور اس کی توفیق اس جماعت کے ساتھ ہے اور اہل سنت و جماعت کی مخالفت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے اور مخالفت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔

☆ قطب ربانی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ اولیاء کرام کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ دیگر علامت ولی کی یہ ہے کہ وہ طریق میں داخل ہونے سے پہلے عقائد اہل سنت سے واقف ہو (انوار قدسیہ مترجم صفحہ ۹۲)۔

☆ قطب زماں حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ واضح ہو کہ خضر اور خواجہ الیاس علیہما السلام اور سب کے سب اولیاء کرام حاضر وغائب مذہب اہل سنت و جماعت پر

ہیں (رسالہ ابدالیہ ص ۳۰)

مسلک اہل سنت و جماعت پر خاتمہ کی دعا

☆ حضرت خواجہ محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات رضی اللہ عنہ دربار الٰہی میں دعا کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہمیں مسلک اہل سنت و جماعت پر اور اپنی ملاقات کے شوق پر موت دے یا **ذوالجلال والاکرام**۔

☆ عارف باللہ حضرت شیخ مکرم اور پیر و مرشد روح اللہ روحہ نے اپنے وصال سے ایک دن پہلے اپنے متوسلین مریدین کو بلا کر فرمایا۔ سن لو! میرے پاس دنیا کا کوئی مال نہیں ہے کہ میں اس کے متعلق وصیت کرو۔ لیکن میں شریعت و طریقت' معرفت و حقیقت ہر اعتبار میں اہل سنت و جماعت کے مذہب پر ہوں مجھے ایسے ہی پہچانو اور میرے لئے دنیا و آخرت میں اسی بات کے گواہ ہو جاؤ بس یہی میری وصیت ہے (روح البیان)۔

جان رحمت ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن اہلسنت کے چہرے چمکتے ہوں گے اور بد مذہبوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ معاذ اللہ' اللہ تعالیٰ ہم سب کو اہلسنت و جماعت کے مسلک پر قائم و دائم رکھے (آمین ثم آمین)۔

☆ شیخ الاسلام خواجہ بہاؤالحق زکریا ملتانی قدس سرہ نے فرمایا۔ جو میرے سلسلہ میں شامل ہوں گے وہ سب کے سب میری ضمانت میں ہوں گے اور فرمایا سلسلہ سے مراد قرآن و سنت کی پیروی نیز اقوال مجتہدین اجماع صحابہ اور اہلسنت و جماعت کی پیروی ہے (خلاصۃ العارفین ص ۴۸)۔

☆ فرمایا کسی انسان کے لئے ولایت کا دروازہ نہیں کھل سکتا جب تک کہ وہ اہلسنت و جماعت کے عقیدہ پر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا کوئی ولی ایسا نہیں ہے جس کا عقیدہ اہلسنت و جماعت کے عقائد کے خلاف ہو۔ ہاں کسی شخص کا عقیدہ ولایت میں قدم رکھنے سے پہلے اہلسنت و جماعت کے خلاف ہو تو ولایت کا دروازہ کھلنے کے بعد اس پر واجب ہو گا کہ وہ اس عقیدہ سے توبہ کرے اور اہلسنت و جماعت کے عقیدہ کی طرف لوٹے۔

☆ نیز شیخ ابوالعباس نے فرمایا۔ قطب قطب نہیں بن سکتے' اوتاد اوتاد نہیں بن سکتے' ولی ولی نہیں بن سکتے جب تک رسول اللہ ﷺ کی تعظیم نہ کریں اور حضور ﷺ کی رفعت شان کو نہ پہچانیں اور ان کی شریعت کی تعظیم اور ان کے آداب کو نہ بجا لائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو با ادب رکھے اور بے ادبی سے بچائے (آمین)۔

دنیا سے کوچ کر جانے والوں کے نزدیک اہلسنت و جماعت کی اہمیت

☆ علامہ اسماعیل بن ابراہیم نے حاکم ابواحمد حاکم رحمتہ اللہ علیہ کو بعد وصال خواب میں دیکھا اور پوچھا ای الفرق اکثر نجاۃ عند کم فقال اھل السنۃ یعنی کونسا فرقہ اکثر نجات پانے والا ہے تو فرمایا وہ اہلسنت کا گروہ ہے (شرح الصدور ص ۱۱۹)۔

☆ مخدوم الاولیاء حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ نے فرمایا۔ ہمارے طریقے کا دارومدار تین باتوں پر ہے۔ (۱) اہلسنت و جماعت کے عقائد پر ثابت قدم رہنا۔ (۲) دوام آگاہی۔ (۳) عبادت۔ لہذا اگر کسی کو ان چیزوں میں سے ایک میں خلل آجائے تو وہ ہمارے طریقے سے خارج ہو جاتا ہے (حالات مشائخ نقشبندیہ ص ۱۸۵)۔

☆ عقیدہ اہلسنت و جماعت کا ملتزم ہو کر حدیث وفقہ سیکھنا چاہئے (حالات مشائخ نقشبندیہ ص ۳۹۳)۔

☆ حضرت خواجہ نور محمد صاحب بدایونی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ حضرت مرزا جان جاناں رحمتہ اللہ علیہ کو نصیحت فرمائی۔ عقیدہ اہلسنت و جماعت کا لازم پکڑو (حالات مشائخ نقشبندیہ ص ۲۷۸)۔

پیر اپنے مریدوں کو کیا نصیحت کرے

☆ حضور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز نے فرمایا۔ شیخ اپنے مریدوں کو اس بات کی نصیحت کرے کہ عقائد کو نجات پانے والے گروہ یعنی اہلسنت و جماعت کی رائے کے موافق صحیح کرے اور اس بات کی تاکید کرے کہ وہ فقہ کے ضروری احکام سیکھ کر ان پر عمل کرے کیونکہ اس راہ میں بغیر ان دو بازوؤں یعنی اعتقاد اور عمل کے اڑنا محال ہے (مبدا و معاد ص ۹)۔

☆ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ نے فرمایا۔ اگر تمام احوال ومواجید ہمیں عطا کئے جائیں اور ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقائد سے آراستہ نہ کیا جائے تو ہم اسے سوائے خرابی کے کچھ نہیں سمجھتے اور اگر تمام خرابیاں ہم پر جمع کر دی جائیں اور ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقائد سے سرفراز فرما دیا جائے تو ہمیں کچھ ڈر نہیں (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۱۵۲)۔

☆ نیز حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے فرمایا۔ اصل مقصد یہ ہے کہ ہمیں عقائد اہلسنت و جماعت عطا ہوئے ہیں۔ اس دولت کے ہوتے ہوئے اگر ہمیں یہ احوال ومواجید عطا کئے

جائیں تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اگر یہ احوال و مواجید نہ بھی ملیں تو ہم اہلسنت و جماعت کے عقائد کو کافی جانتے ہیں کیونکہ جب یہ دولت ہے تو سب کچھ ہے ورنہ کچھ بھی نہیں کیونکہ وہ احوال و مواجید جو بغیر عقیدہ اہلسنت و جماعت کے ہوں ہم اسے استدراج و سراسر خرابی جانتے ہیں۔

☆ آدمی کے لئے اہلسنت و جماعت کے عقائد کے مطابق عقیدہ رکھنے کے سوا چارہ نہیں تاکہ آخرت کی کامیابی اور نجات حاصل ہو اور اہلسنت و جماعت کے خلاف عقیدہ رکھنا زہر قاتل ہے جو کہ ہمیشہ کی موت اور دائمی عذاب کا سبب ہے۔ عمل میں کوتاہی ہو تو نجات کی امید کی جا سکتی ہے لیکن اگر عقیدہ میں کوتاہی ہو تو بخشش کی گنجائش ہی نہیں رہتی (مکتوب نمبر ۱۷ جلد۳)۔

☆ سیدی وسندی امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ شریعت کے دو جزو ہیں۔ عقیدہ اور عمل۔ لیکن عقائد دین کے اصول ہیں اور اعمال فروع ہیں۔ لہذا جس کے عقائد درست نہیں وہ نجات نہیں پا سکتا اور اس کے حق میں عذاب الٰہی سے خلاصی کا تصور نہیں ہو سکتا۔ لیکن جس کے عقائد درست ہوں مگر اعمال صالح نہ ہوں اس کی نجات کی امید کی جا سکتی ہے (مکتوب ۱۷ جلد۳)۔

☆ سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے فرمایا۔ پس چاہئے کہ اپنا عقیدہ اہلسنت و جماعت کے عقائد کے مطابق رکھے اور زید و عمر کی بات پر کان نہ دھرے۔ دوسروں کی لفاظیوں اور بناوٹی باتوں پر اعتبار کرنا اپنے آپ کو تباہی میں ڈالنا ہے (مکتوب ۲۵۱ جلد۱)۔

☆ سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے فرمایا۔ اہلسنت و جماعت جو کہ نجات پانے والی جماعت ہے کی پیروی کے بغیر نجات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اگر بال برابر بھی ان کی مخالفت ہوئی تو خطرہ ہی خطرہ ہے اور یہ بات کشف صحیح سے بھی یقین کے درجے تک پہنچ چکی ہے۔ اس لئے اس میں غلطی کا احتمال نہیں۔ پس خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو اہلسنت و جماعت کی پیروی کی توفیق ملی اور ان کی تقلید کا شرف حاصل ہوا اور ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو اہلسنت و جماعت کے خلاف چلے اور ان سے منہ موڑا اور ان کی جماعت سے نکل گئے وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں (مکتوب ۵۹ جلد۲)۔

☆ سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ عقل مندوں پر پہلا فرض یہ ہے کہ وہ

اہلسنت و جماعت کے مطابق اپنے عقیدے درست کریں کہ اہلسنت و جماعت ہی جنتی گروہ ہے (مکتوب ۲۶۶ جلد ا)۔

☆ سیدنا امام ربانی قدس سرہ دربار الٰہی میں دعا کرتے ہیں۔ یا اللہ! ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقائد پر ثابت قدم رکھ اور انہیں کے گروہ میں ہمیں مار اور انہی کے ساتھ ہمارا حشر فرما۔

☆ شیخ الاسلام سیدنا امام غزالی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پس جو تمام جہانوں کی غذا ہے یعنی اعتقاد اہلسنت و جماعت اسے ہم بیان کرتے ہیں تا کہ ہر کوئی اس عقیدے کو اپنے دل میں جگہ دے۔ کیونکہ یہ عقیدہ اس کی سعادت کا بیج ہوگا (کیمیائے سعادت مترجم ص ۸)۔

سواد اعظم سے مراد وہ جماعت ہے جس کے عقائد اہلسنت و جماعت کے مطابق ہوں خواہ ایک ہی فرد ہو لہذا تو اس جہاں کو جان لے۔

☆ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے اپنے بیٹے جاوید اقبال کو نصیحت کی کہ اہلسنت و جماعت کے ساتھ وابستہ رہیں اور اہل بیت سے محبت کرنا اپنے شعار زندگی بنائے رکھے (نوائے وقت ۲۲ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۱۰ اکتوبر ۸۶م ش کی ڈائری)۔

☆ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے فرمایا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ نجات کا راستہ اقوال میں اصول میں فروع میں اہلسنت و جماعت کے ساتھ مطابقت رکھنا ہے کیونکہ یہی جنتی گروہ ہے اور اہلسنت و جماعت کے سوا جتنے گروہ ہیں وہ ہلاکت کے کنارے پر ہیں۔ آج اس کو کوئی جانے یا نہ جانے لیکن کل قیامت کے دن ہر شخص جان لے گا مگر اس وقت جان لینا کام نہیں آئے گا۔ یا اللہ ہمیں بیدار کر اس سے پہلے کہ ہمیں موت بیدار کرے (مکتوب نمبر ۶۴ جلد ا)۔

امام الاولیاء سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہٗ کے نزدیک اہلسنت و جماعت کی اہمیت

آپ سیدنا امام ہمام امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ذکر پاک یوں فرماتے ہیں۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ آپ اماموں کے امام اہلسنت و جماعت کے مقتداء و پیشوا تھے (کشف المحجوب ص ۵۰)۔

☆ حضرت مولانا خالد کردی رحمتہ اللہ علیہ بہت بڑے عالم تھے۔ ایک دن مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں اللہ والوں کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ کسی نے ذکر کیا۔ جس شخص کا عقیدہ اہلسنت و جماعت کا ہو اور حدیث پاک کی سند حاصل کی ہو اور نقشبندیہ طریقہ میں استفادہ کیا ہو وہ بڑا خوش نصیب ہے مولانا خالد کردی نے کہا۔ میرا عقیدہ وہلسنت و جماعت کا ہے اور

حدیث پاک کی سند بھی حاصل کی ہوئی ہے۔آپ سب دعا کریں حبیب خدا ﷺ کی روح انور کے وسیلہ سے طریقہ نقشبندیہ کا فیض حاصل ہو۔سب نے دعا کی رات کو سید دوعالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔حکم ہوا کہ دہلی میں شاہ غلام علی کے پاس چلے جاؤ دہلی پہنچے اور نو ماہ خدمت میں رہے اور خلافت عامہ سے مشرف ہوئے۔

خلاصہ کلام

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کے ساتھ محبت' ادب واحترام اور تعظیم وتوقیر کا برتاؤ کرنا اللہ تعالیٰ کو نہایت پسند ہے۔ اللہ ان لوگوں سے ہمیشہ راضی رہتا ہے جو لوگ اللہ کے محبوب ﷺ کی محبت وتعلیم اور ادب وتوقیر بجالانے میں کوشاں رہتے ہیں۔جان کائنات ﷺ کی تعظیم وتکریم اور ادب واحترام اور حقیقت اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجاآوری ہے۔جان رحمت ﷺ کی محبت وتعظیم ہر مومن پر لازم ہے بلکہ ایمان کی جان ہے۔کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ **لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین** (مشکوٰۃ شریف' باب الایمان)۔''تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کے نزدیک میں اس کی اولاد سے' والدین سے اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہوجاؤں''۔

اس حدیث پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کامل طور پر عمل کیا اور ''رضائے الٰہی'' کے حقدار بنے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چل کر تابعین عظام' تبع تابعین کرام' ائمہ دین' صالحین' اولیاء کاملین' علمائے ملت اسلامیہ وغیرہ نے اپنے اقوال وکردار کے ذریعہ عالم دنیا کو ''عشق نبی'' اور ''تعظیم رسول'' کا پیغام حق دیا اور لوگوں کے ایمان کو پختہ ومجلا بنایا۔تحفظ ناموس رسالت کے لئے اپنا سب کچھ نثار کرنے کا جذبہ قوم مسلم میں زندہ رکھا اور ملت اسلامیہ کو ایمان کی حلاوت اور شیرینی سے روشناس کرایا۔لیکن :۔

افسوس! صد افسوس! اس دور میں ایسے لوگ بھی ہیں جو بظاہر تو **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** (ﷺ) کا کلمہ پڑھتے ہیں اور ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ''روح ایمان'' یعنی محبت وعظمت مصطفیٰ ﷺ سے محروم ہیں۔حضور اقدس ﷺ کی تعظیم وتوقیر سے ایسے بھاگتے ہیں کہ گویا انہیں سانپ نے سونگھ لیا ہو۔لوگوں کو عظمت رسول ﷺ سے روکتے ہیں۔جب کبھی بھی حضور اقدس ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا معاملہ درپیش ہوتا ہے تب فوراً توحید کا جھنڈا بلند کرکے ''شرک'' اور ''بدعت'' کے فتاویٰ کی بوچھاڑ شروع کردیتے ہیں۔بارگاہ رسالت ﷺ میں توہین وتنقیص کرنے کی غرض فاسد سے قرآن مجید کی آیات کے غلط تراجم ومطالب اور خودساختہ توضیح پیش

کرتے ہوئے بھی نہیں جھجھکتے ۔ البتہ جب اپنے پیشواؤں کا معاملہ سامنے آتا ہے تب اپنے خود ساختہ توحید کے تمام اصولوں کو بلائے طاق رکھ دیتے ہیں ۔ مثلاً

منافقین زمانہ کے اعتقاد اور نظریات

اپنے پیشواؤں کے متعلق	محبوب کبریاء ﷺ کے متعلق
مولوی رشید احمد گنگوہی کا درجہ انسانیت سے بالا ہے ۔ وہ ایک فرشتہ مقرب تھے جو انسانوں میں ظاہر کئے گئے (حکایت اولیاء ص ۲۵۹ ‘ حکایت نمبر ۲۴۲ اور سوانح قاسمی جلد ا ص ۱۳۰) ۔	محمد ﷺ نفس بشریت میں جملہ بنی آدم کی طرح ہیں (براہین قاطعہ ص ۷) نوٹ :۔ جملہ بنی آدم میں مومن‘ کافر‘ مشرک‘ مجوسی وغیرہ ہر انسان شامل ہیں ۔
مولوی حسین احمد ٹانڈوی صدر المدرسین دار العلوم دیوبند عالم نور میں رہتے ہیں ۔ ان کی آنکھوں میں‘ ان کے داہنے‘ ان کے بائیں اور ان کے چاروں طرف نور ہی نور ہے اور وہ خود نور ہو گئے ہیں (الجمیعت دہلی کا شیخ الاسلام نمبر ص ۱۲) ۔	تمام انبیاء و اولیاء سب انسان ہی ہیں اور عاجز بندے ہیں (تقویت الایمان ص ۹۹) ۔ نوٹ :۔ تمام انبیاء میں محبوب کریم ﷺ بھی آ گئے ۔
مولوی حسین احمد ٹانڈوی جو کھدر کا لباس پہن کر گلی کوچوں میں گومتے تھے ۔ وہ اس زمین پر اللہ تعالیٰ کا جلوہ تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کبریائی پر پردہ ڈال رکھا ہے اور گزی گاڑے میں ملفوف جس ٹانڈوی صاحب کو ہماری آنکھوں نے دیکھا ہے ۔ وہ اللہ بزرگ و برتر کا جلوہ اس سر زمین پر دیکھا ہے (شیخ الاسلام نمبر ل ۵۹) ۔	حضور ﷺ ہمارے بھائی ہیں ۔ اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے ہوئے ۔ ہم ان کے چھوٹے ہیں ۔ ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہئے (تقویت الایمان ص ۹۹) ۔

جس کا نام محمد (ﷺ) یا علی (رضی اللہ عنہ) ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویت الایمان ص ۷۰)۔

عمل کے معاملہ میں امتی بسا اوقات بظاہر اپنے نبی کے برابر ہو جاتا ہے بلکہ بڑھ بھی جاتا ہے (تحذیر الناس ص ۵)۔

مولوی حسین احمد ٹانڈوی کا دل شریعت کا حامل اور ان کا عمل شریعت کی تفسیر تھا۔ ان کے فضائل و کمالات کی صحیح اطلاع یا تو اللہ تعالیٰ کو ہے یا ان اولیاء و علماء کو ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے چشم بصیرت عطا فرمائی ہے۔ ہم جیسے کور چشم مولوی حسین احمد ٹانڈوی کی ذات کو نہیں پہچان سکتے (شیخ الاسلام نمبر ص ۶۷)۔

نوٹ:۔ جب پہچان نہیں سکتے تو ان کے درجہ تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔

بزرگان دین کو دور اور نزدیک سے پکارنا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ دور سے اور نزدیک سے برابر سن لیتے ہیں شرک ہے (تقویت الایمان ص ۴۴)۔

دارالعلوم دیوبند کے صدر المدرسین مولوی محمود حسن دیوبندی نے مولوی رشید احمد گنگوہی کو ان کے انتقال کے بعد ''ارنی'' یعنی ''مجھے اپنا دیدار دکھا'' کہہ کر پکارا (مرثیہ گنگوہی ص ۱۲)۔

محمد ﷺ کو قبر شریف کے نزدیک یا دور سے یا رسول اللہ (ﷺ) کہہ کر پکارنا کفر ہے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ علم غیب کے سبب سے دور سے سنتے ہیں، کفر ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۶)۔

مولوی محمود حسن دیوبندی نے دیوبند میں بیٹھ کر گنگوہ نامی مقام میں مدفون مولوی رشید احمد گنگوہی کو مخاطب کر کے ''ارنی'' یعنی ''مجھے اپنا دیدار دکھا'' کہہ کر پکارا (مرثیہ گنگوہی ص ۱۳)۔

منافقین زمانہ کی کتابوں سے ایسے سینکڑوں متضاد اعتقاد و نظریات کی نشاندھی کی جا سکتی ہے۔ جو عقیدہ رحمت دو جہاں ﷺ کے متعلق رکھنا ان کے نزدیک شرک ہے۔ وہی عقیدہ اپنے پیشواؤں کے متعلق جائز قرار دیتے ہیں۔ جب محبوب کریم ﷺ کی تعظیم و توقیر کا معاملہ درپیش ہوتا ہے، تب انہیں ''توحید خالص'' کے اصول یاد آتے ہیں اور جب اپنے پیشواؤں کی عظمت کا معاملہ ہوتا ہے تب اپنی خود ساختہ توحید کے تمام اصول فراموش کر دیتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ **وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیطین الانس والجن یوحی بعضهم الی بعض زخوف القول غرورا** ''اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن کیئے ہیں' آدمیوں اور جنوں میں کہ شیطان ان میں ایک دوسرے پر خفیہ ڈالتا ہے' بناوٹ کی بات دھوکے کو'' (پارہ ۸ سورۃ الانعام آیت ۱۱۲)۔ تفسیر: یعنی وسوسے اور فریب کی بات اغوا کرنے کے لئے (تفسیر خزائن العرفان ص ۲۵۵)۔

اس آیت میں صاف ارشاد ہے کہ ہر نبی کے دشمن ہر زمانہ میں ہوئے ہیں اور وہ دشمن آدمی' شیطان اور جنات شیطان ہیں اور انبیائے کرام علیہم السلام کے جو دشمن ہوتے ہیں۔ ان میں آپس میں ایسا گٹھ بندھن ہوتا ہے کہ وہ انبیائے کرام علیہم السلام کے خلاف متحد ہو کر خفیہ سازش کرتے ہیں اور لوگوں کو دھوکہ اور فریب دیتے ہیں۔ قرآن مجید کی مذکورہ آیت کے مطابق جب ہر نبی کے دشمن پیدا ہوئے ہیں تو لامحالہ محبوب کریم ﷺ کے بھی دشمن پیدا ہوئے بلکہ محبوب کریم ﷺ کے دشمنوں کی تعداد دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کے دشمنوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔ جان رحمت ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کے زمانۂ اقدس سے لے کر اب تک تقریباً چودہ سو سال کے عرصۂ دراز میں کافی تعداد میں دشمنان رسول پیدا ہوئے ہیں اور آج کے بعد سے قیامت تک دشمنان رسول ﷺ بکثرت پیدا ہوں گے۔

تمام دشمنان رسول ﷺ کا آئین اور مقصد یکساں ہی ہے۔ بارگاہ رسالت ﷺ میں توہین و تنقیص کرنا' آیات متشابہات کا سہارا لے کر اور ان آیات کے من مانے تراجم اور من گھڑت تفاسیر کے ذریعہ محبوب کریم ﷺ کی شان اور عظمت گھٹانے کی کوشش کرنا اور محبوب کریم ﷺ کو ہمارے جیسے بشر ثابت کرنے کے لئے **قل انما انا بشر مثلکم** آیت پیش کر کے لوگوں کو گمراہ کرنا۔

زمانہ اقدس ﷺ کے کفار و مشرکین عظمت مصطفیٰ ﷺ گھٹانے کے لئے لوگوں کو اس طرح بہکاتے تھے کہ ''یہ رسول تو کھانا کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے ہیں۔ ان کیساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ اتارا گیا کہ ان کے ساتھ رہ کر ہم کو ڈر سناتا یا غیب سے انہیں کوئی خزانہ کیوں نہ مل گیا یا ان کا کوئی باغ ہوتا' جس میں سے وہ کھاتے۔ ظالموں نے بالآخر قوم سے یہاں تک کہا کہ **ان تتبعون الا رجلا مسحورا** ''تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا'' (پارہ ۱۸' سورۃ الفرقان آیت ۸) (کنز الایمان) تفسیر خزائن العرفان ص ۶۴۸-۵۱۵)۔

دشمنان رسول ﷺ کی مندرجہ بولی کا قرآن مجید میں ذکر فرمایا گیا ہے اور بارگاہ رسالت

کے دشمنوں کا یہ مقولہ نقل کرکے اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا ''دیکھو انہوں نے تمہیں کیسی تشبیہیں دیں تو گمراہ ہوئے کہ راہ نہیں پا سکتے'' (پارہ ۱۵' سورۃ بنی اسرائیل آیت ۴۸۔ پارہ ۱۸ سورۃ الفرقان آیت ۹۔ کنزالایمان)۔

اس آیت میں صاف لفظوں میں ارشاد ہے کہ کفار قریش نے محبوب کبریاء ﷺ کی عظمت گھٹانے کے لئے محبوب کریم ﷺ کا کھانا تناول فرمانا اور بازار میں چلنا بطور مثال پیش کرکے راحت جاں ﷺ کو ''عام انسان'' ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جس کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد ہوا کہ انظر کیف ضربوا لک الامثال یعنی ''اے محبوب (ﷺ)! دیکھو! انہوں نے یعنی کفار قریش نے تمہارے لئے کیسی مثالیں دی ہیں''۔ یعنی تمہارا کھانا پینا اور بازار میں چلنا' پھرنا' بطور سند پیش کرکے تمہیں عام انسان ثابت کرنے کی کوشش کرکے تمہاری عظمت گھٹانا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ تمہاری عظمت گھٹانے کی کوشش میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ کیونکہ ورفعنا لک ذکرک ''اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کردیا (ارہ ۳۰' سورہ الم نشرح آیت ۴)۔

پوری دنیا کے تمام کفار' مشرکین' یہود و نصاریٰ' منافقین' مرتدین اور ادیان باطل کے متبعین جمع ہوکر بھی اللہ کے محبوب ﷺ کے ذکر کی بلندی اور مراتب و درجات کی رفعت نہیں گھٹا سکتے۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ بلند فرمائے اس کو کون نیچا کرسکتا ہے؟ البتہ عظمت مصطفیٰ ﷺ گھٹانے کی کوشش کرنے والا اپس ے ایمان سے ضرور ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد رب تعالیٰ ہے کہ فضلوا فلا یستطیعون سبیلا یعنی ''تو گمراہ ہوئے کہ اب کوئی راہ نہیں پاتے''۔ محبوب کبریاء' رحمت عالم' جان ایمان ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہنے والے بحکم قرآن گمراہ ہیں۔

خوب یاد رکھو کہ

☆ سب سے پہلے نبی کو بشر کہہ کر کافر ہونے والا ابلیس لعین تھا۔ شیطان کے نقش قدم پر چل کر ہر زمانہ کے کافروں' مشرکوں' یہودیوں' عیسائیوں اور منافقوں نے ہی انبیائے کرام کو ''اپنے جیسا بشر'' کہا ہے اور جنہوں نے انبیائے کرام علیہم السلام کو بطور توہین ''بشر'' یا ''اپنے جیسا بشر'' کہا ہے' وہ ایمان وہدایت سے ہاتھ دھو چکے ہیں اور گمراہ و بے دین ہیں۔

☆ کسی بھی نبی کے کسی بھی مومن امتی نے اپنے نبی کو ''اپنے جیسا بشر'' نہیں کہا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جان کائنات ﷺ کو اپنے جیسا بشر نہیں کہتے تھے۔ صرف کفار' مشرکین اور منافقین ہی محبوب کریم ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہتے تھے۔ لہذا

☆ اس زمانہ میں جو جان رحمت ﷺ کو "اپنے جیسا بشر" کہتے ہیں وہ کفار و مشرکین کے طریقہ پر ہیں اور جو لوگ محبوب کریم ﷺ کو بے مثل و بے مثال نوری بشر کہتے ہیں وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب کریم ﷺ کی سچی تعظیم و توقیر کا سلیقہ عنایت فرمائے اور مذہب حق اہل سنت و جماعت پر استقامت عطا فرمائے اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے اور

ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

بجاہ سید المرسلین طٰہٰ ویٰسین ﷺ

امیدوار اس جہاں خواب میں دیدار محبوب کریم ﷺ اور

اس جہاں حساب میں شفاعت محبوب کریم ﷺ

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

0300-6661755

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف ص ۳ از مولانا حسنین رضا)

انگلیاں میری ہیں اور ان میں قلم ہے تیرا ہاتھ میرا ہے مگر اس پر کرم ہے تیرا

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ ‘عارفانہ ‘عاشقانہ چند تحریریں

معجزات محبوب ﷺ	اسلاف کا جذبہ ایثار	وسیلتنا فی الدارین
عشق کی باتیں	اسلاف کا اخلاق	وبالوالدین احسنا
عشق است امام من	اسلاف کا شوق علم	بخشش کے بہانے
حقیقت انساں	شمس الضحیٰ	عاشقانہ تقریریں
دیوان عشق	صاحب الجود والکرم	عشق خیرالوریٰ ﷺ
راحت جاں ﷺ	اسلام میں دل جوئی کا مقام	پیام محبت
پیکر حسن و جمال	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں	وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے
پیکر جمال و کمال	کیا حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے مانگنا جائز ہے؟	اہل دل
نور الھدیٰ	جب بھی مانگو حضور ﷺ کے وسیلہ سے مانگو	آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
عجب چیز ہے لذت آشنائی	وسیلہ محبوب ﷺ	تجھے اہل ایماں سلام کہتے ہیں

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ
پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد